REGD. No. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

خطبہ نمبر ۴۳

یوم چہار شنبہ

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

یکم جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۳۱ اخاء ۱۳۴۱ ہش | ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳۰ اکتوبر - بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہے تاحال کوئی فرق نہیں پڑا۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے لئے درخواست دعا

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی جو سلسلہ کے ایک جید عالم اور قدیم بزرگ اور صحابی ہیں کئی دنوں سے بعارضہ اسہال اور سوزش بول بیمار ہیں اور پھر ضعف پیری بھی شامل ہے۔ میں احباب جماعت کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ حضرت مولانا ممدوح کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ ایسے وجودوں کی موجودگی سلسلہ کے لئے بہت برکت کا باعث ہے۔

مرزا بشیر احمد ۲۸/۱۰/۶۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کرلے

ہر محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے

"مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے۔ اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادق قول کے ساتھ ہو جاتا مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بنکر رہا اور شریروں اور دشمنانِ خدا تعالیٰ اور رسولؐ سے موافقت کرتا رہا۔ گویا اس نے اپنے طرزِ عمل سے دکھا دیا کہ خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ یہ ایک عادۃ اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے اس کی مخالف جانب سے وہ دور ہوتا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر اگر ہوا و ہوسِ نفسانی کا بندہ ہوتا ہے تو خدا اس سے دور ہو جاتا ہے، اور جوں جوں اِدھر تعلقات بڑھتے ہیں اُدھر کم ہوتے ہیں۔ یہ مشہور بات ہے کہ دل را بدل رہیست۔ پس اگر خدا تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے۔ محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو محبت کرتا ہے۔ وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبتوں پر برکات نازل کرتا ہے۔ اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے یہاں تک کہ ان کے کلام میں اور ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ ان کے کپڑوں اور ان کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں۔ امت محمدیہ میں اس کا بیّن ثبوت اس وقت تک موجود ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

میاں عبدالرحیم صاحب قانی درویش وفات پاگئے

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ میاں عبدالرحیم صاحب قانی مورخہ ۲۲/۱۰/۶۲ بوقت ۴ بجے صبح وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ امروہہ کے رہنے والے تھے اور تقسیم ملک کے بعد قادیان کی آبادی کے سلسلہ میں اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے۔ اور پھر کئی سال تک بطور انسپکٹر بیت المال خدمت سلسلہ بجالاتے رہے۔ باوجود پیرانہ سالی کے نہت محنتی اور خوش مزاج واقع ہوئے تھے۔ اب کچھ عرصہ سے کمزوری اور جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار تھے۔ بوقت وفات قریباً ۷۵ سال عمر تھی۔ آپ کے ایک لڑکے خلیل الرحمٰن صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تحت بطور کلرک کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ناظر خدمت درویشاں ۲۸/۱۰/۶۲

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ پہلا خطاب

مورخہ ۱/۱۱/۶۲ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ خدام کے نام اپنا افتتاحی پیغام دیں گے۔ اس موقعہ پر تمام خدام اور اطفال ربوہ کی شمولیت ضروری ہے۔ دیگر احباب سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔ (مہتمم مقامی)

نمایاں کامیابی

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائیگی کہ عزیزم مرزا محی الدین ابن گیانی واحد حسین صاحب بی ایس سی آنرز میڈیکل گروپ کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول رہے ہیں۔ انہوں نے ۶۷۹ نمبر حاصل کئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ ترقی کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

عباد اللہ گیانی

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق دیتا ہے

نہ صرف اپنے بھائیوں سے بلکہ دوسروں سے بھی محبّت ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو

یہی وہ رُوح ہے جس سے جماعتیں زندہ رہتیں اور ترقی کرتی ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷؍ اپریل ۱۹۵۶ء بمقام احمدیہ مسجد ـ مری

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ محض ہمارا انعام ہے کہ ہم نے لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں

ایک دوسرے کی محبت

پیدا کر دی ہے اگر یہ انعام ہماری طرف سے نہ ہوتا تو خواہ تم کتنا بھی خرچ کرتے لوگوں کے قلوب میں ایسی محبت پیدا نہ کر سکتے (انفال ع ۸) یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کا محبت رکھنا ....

.... یا آپ کی وفات کے بعد جو بھی اسلام کا مرکز ہو اس سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ اسی طرح بھائیوں بھائیوں کی جو آپس میں محبت ہو یہ بھی انسان کے ایمان کی علامت ہے اور یہ کہ یہ محبت محض اللہ تعالےٰ کی دین سے پیدا ہوتی ہے۔ دنیوی اموال سے پیدا نہیں ہوتی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کر کے اور پھر ایک مرکز بنا کر ایک نئے سرے سے اس آیت پر عمل کرنے کا ہماری جماعت کے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ یہ ہمارا احسان ہے کہ ہم نے مومنوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کر دی ہے ہمیں اس قسم کے نظارے بھی نظر آتے ہیں کہ نہ صرف مومنوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ہوتی ہے بلکہ جو مومن نہیں اللہ تعالےٰ ان کے دلوں میں بھی مومن کی محبت پیدا کر دیتا ہے جب

احزاب کی جنگ

ہوئی تو ایک عرب سردار نعیم بن مسعود اشجعی جو اسلام لا چکے تھے لیکن کفار کو ابھی اس کا علم نہیں تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس موقع پر کوئی خدمت کروں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں اجازت ہے۔ چنانچہ اسکے بعد وہ یہودیوں کے پاس گئے اور انہیں کہنے لگے تمہیں پتہ ہے میں عربوں کا سردار ہوں اور انکی مجالس میں ہمیشہ شامل ہوتا ہوں۔ میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ قریش سمجھتے ہیں کہ یہودیوں نے ہم سے غداری کرتی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ستر آدمی چن کر انہیں ضمانت کے طور پر دے دو تاکہ اگر تم غداری کرو تو وہ انہیں قتل کر دیں میں تمہیں

یہ مشورہ دینے آیا ہوں

کہ اگر وہ تم سے یہ مطالبہ کریں تو تم بھی کہنا کہ تم اپنے ستر آدمی ہمیں دیدو تاکہ اگر تم غداری کرو تو ہم انہیں مار سکیں اور اگر وہ صرف تم سے مطالبہ کریں اور اپنے ستر آدمی تمہارے حوالے نہ کریں تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی نیت خراب ہے اور وہ تمہارے ساتھ ضرور غداری کریں گے اسکے بعد وہ عربوں کے پاس پہنچے اور اس نے ان کے کان میں یہ بات ڈالی کہ یہودی مدینہ میں رہتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر ہی اندر مل چکے ہیں وہ تمہارے ساتھ غداری کرنے والے ہیں اس کا علاج یہی ہے کہ تم ان سے ستر آدمی ضمانت کے طور پر مانگو تاکہ اگر وہ غداری کریں تو تم ان کو قتل کر سکو چنانچہ اس مشورہ کے مطابق عربوں نے یہودیوں کی طرف پیغام بھجوا دیا۔ کہ بے شک تم اسی وقت ہمارے ساتھ ہو۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ تم کسی وقت غداری کرو اس لئے پہلے اپنے ستر آدمی ہمارے حوالے کر دو۔ تاکہ اگر تم غداری کرو تو ہم انہیں سزا دے سکیں۔ اس سے قریش کو یقین آ گیا کہ یہودیوں کے دلوں میں بدنیتی ہے اور یہود کو قریش پر بدظنی ہو گئی۔ جب دونوں میں پھوٹ پڑ گئی تو عربوں نے سوچا کہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ تھا کہ جس طرف یہود ہیں اس طرف سے ہم مدینہ میں داخل ہو جائیں۔ مگر اب تو یہود بھی بدنیت ہو گئے ہیں اس لئے اب ہماری کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔ اب ہمیں واپس چلنا چاہیئے۔ چنانچہ رات کو انہوں نے واپسی کا فیصلہ کیا اور ایسا خفیہ فیصلہ کیا کہ بڑے بڑے افسروں کو بھی اسکی اطلاع نہ ہوئی۔ ابوسفیان جو عربوں کا سردار تھا اس کو بھی انہوں نے نہ بتایا ساتھ ہی ان کے دلوں میں یہ خیال بھی پیدا ہو گیا کہ مسلمانوں نے آج ہم پر شبخون مارنا ہے چنانچہ راتوں رات انہوں نے خیمے اکھیڑے اور بھاگنا شروع کر دیا۔ ابوسفیان رات کو اٹھا تو وہ حیران ہو کر کہنے لگا کہ خیمے کہاں گئے۔ کسی نے کہا کہ سارے قبیلے بھاگے جا رہے ہیں۔ کہنے لگا عجیب ہے مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں۔ اس کے بعد وہ خود بھی بھاگ کھڑا ہوا مگر اس قدر گھبرایا ہوا تھا کہ اونٹنی پر سوار ہو کر اسے ایڑیاں مارنے لگ گیا۔ حالانکہ وہ بندھی ہوئی تھی اور دُم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا آخر کسی نے کہا کہ کیا کر رہے ہو۔ اونٹنی تو ابھی بندھی ہوئی ہے اور تم دم کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہو۔ جب صبح ہوئی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو آواز دی اور فرمایا کوئی ہے۔ حذیفہ ایک صحابی تھے۔ وہ کہتے ہیں میں بول پڑا اور میں نے کہا

یا رسول اللہؐ

میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم نہیں کوئی اور۔ مگر اس رات اتنی سخت سردی پڑی تھی کہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے۔ مگر ہمارے اندر بولنے کی طاقت نہیں تھی کیونکہ ہماری ہڈیاں اس وقت برف کی بنی ہوئی تھیں۔ پھر دوبارہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہے۔ اس پر پھر وہی صحابی بولے کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نہیں کوئی اور صحابہؓ پھر کہتے ہیں کہ ہم اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے مگر سردی اتنی شدید تھی کہ ہمارے اندر جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔ پھر تیسری بار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی بات پوچھی اور اسی صحابیؓ نے پھر کہا کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم جاؤ اور دیکھو کہ دشمن کا کیا حال ہے۔ وہ باہر گیا اور واپس آ کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ وہاں تو دشمن کا

نام و نشان بھی نہیں ہے سب بھاگ گئے ہیں تو دیکھو ایک آدمی جو دشمنوں میں سے تھا۔ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں کی محبت

پیدا کر دی۔ اور اس نے ایک ایسی تدبیر کی۔ جس کے نتیجہ میں دشمنوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ ہمارے ہاں بھی فسادات کے دنوں میں بعض لوگوں نے جو ہمارے دشمن تھے۔ بڑی بڑی قربانیاں کر کے احمدیوں کو بچانے کی کوشش کی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کی فطرت کو پاکیزہ بنایا ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے یہ

ایک برکت رکھی ہوئی ہے

کہ مومنوں کے دلوں کو وہ آپس میں جکڑ دیتا ہے۔ اور مومنوں کے دلوں میں اپنے رسول کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔

میور اسلام کا شدید ترین دشمن ہے مگر وہ بھی مسلمانوں کی فدائیت اور ان کی قربانی کے جذبہ کو تسلیم کرنے سے نہیں رہ سکا۔ احزاب میں دشمن کا لشکر چوبیس ہزار تھا مگر وہ گھٹا کر پندرہ سولہ ہزار بتاتا ہے اور مسلمانوں کی تعداد صرف بارہ سو تھی۔ مگر وہ اسے بڑھا کر دس ہزار بتاتا ہے۔ اور پھر لکھتا ہے کہ حیرت آتی ہے کہ اتنا زبردست لشکر جمع ہوا۔ اور پھر بھی وہ شکست کھا گیا۔ اس کے بعد وہ اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

اصل بات یہ ہے

کہ مکہ والوں اور یہود سے ایک غلطی ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے یہ اندازہ نہیں لگایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑنے والوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح خندق کو عبور کر جائیں یہ خندق جو چند دنوں میں کھودی گئی۔ زیادہ سے زیادہ دو اڑھائی گز چوڑی ہو گی۔ اور گھوڑے بعض اوقات چار چار گز تک بھی چھلانگ لگا لیتے ہیں۔ پس اس خندق کو عبور کرنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ان کے گھوڑے خندق پر سے کود جاتے۔ مگر ان سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ سیدھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف جاتے تھے اور یہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر ہم نے ان کو مار لیا تو سب کو مار لیا۔ لیکن جس وقت وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف رخ کرتے تھے مسلمان پاگل ہو جاتے

تھے اور وہ بھیڑوں اور بکریوں کی طرح اپنا سر کٹانے کے لئے آگے نکل آتے تھے۔ چنانچہ باوجود جیتنے کے کفار کو اپنے گھوڑے دوڑا کر واپس آنا پڑتا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ ان کے گھوڑے بھی اس خندق میں گر جاتے تھے۔ پس

انہوں نے یہ غلطی کی

کہ وہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرتے تھے۔ حالانکہ مسلمانوں کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا عشق تھا کہ اس موقعہ پر ان کا بچہ بچہ مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوتا تھا۔ یہ وہ محبت تھی جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔ اور پھر ان کی جو آپس میں محبت تھی۔ اس کا نمونہ بھی ہمیں ان لوگوں میں نظر آتا ہے۔ بلکہ ہم میں بھی جو مومن ہیں وہ بھائیوں کی طرح آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ گو بعض ایسے بھی نالائق ہیں جو کہیں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو باقی بھائیوں سے لڑنے لگ جاتے ہیں۔ زیادہ تر ہمیں تاجروں میں یہ نقص نظر آتا ہے۔ ان کے

پاس ہی کسی اور بھائی کی دوکان ہو۔ تو وہ اسکو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یا پھر ملازمتوں میں ترقی کا سوال ہو۔ تو بعض دفعہ ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کے مقابلہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ گو ایسے بھی مخلص پائے جاتے ہیں۔ جو دوسروں کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں

مجھے یاد ہے

ایک بہت بڑے عہدہ کے لئے ایک دفعہ دو احمدیوں میں مقابلہ ہو گیا۔ ایک کو خیال تھا کہ مجھے عہدہ ملے اور دوسرا چاہتا تھا کہ میں اس عہدہ پر جاؤں۔ ایک دن ان دونوں میں سے ایک شخص کی بیوی مجھے ملنے کے لئے آئی اور کہنے لگی دعا کریں کہ دونوں میں سے کسی کو یہ عہدہ مل جائے میں نے سمجھا کہ اس کے

دل میں حقیقی ایمان

پایا جاتا ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ گو میرا خاوند اس بات کا مستحق ہے کہ اسے یہ عہدہ ملے۔ لیکن اگر اسے نہیں ملتا تو بہرحال یہ عہدہ دوسرے

احمدی کو ملنا چاہیئے۔ کسی اور کے پاس نہیں جانا چاہیئے تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ایسے مخلص بھی ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ جب تک یہ اخلاص قائم رہے گا جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی۔ لیکن اگر وہ نقص جو دوسروں میں پایا جاتا ہے احمدیوں میں بھی پیدا ہو گیا اور ان کی آپس میں محبت جاتی رہی۔ تو ان کی طاقت ٹوٹ جائے گی۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں تنازعہ نہ کرو۔ ورنہ تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ اور تمہارا رعب زائل ہو جائے گا۔

دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ ہمیشہ اس امر کو یاد رکھیں۔ کہ عارضی فائدہ کے لئے وہ کبھی اپنے بھائی کی مخالفت نہ کریں۔ کیونکہ اگر وہ آپس میں لڑے تو دوسرا ان کی اس مخالفت سے فائدہ اٹھالیگا اور سلسلہ کو نقصان پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر ایک کو فائدہ پہنچتا ہے اور دوسرا محروم رہتا ہے۔ تو وہ کہے کہ چلو اگر مجھے فائدہ نہیں ہوا تو نہ سہی۔ سلسلہ کی طاقت تو بڑھ گئی ہے۔ پس آپس میں اس قسم کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جس کی مثال سگے بھائیوں میں بھی نہ پائی جاتی ہو۔ صحابہ رض کو دیکھ لو۔

دین کے معاملہ میں

وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے اصلی بھائی وہی ہیں جو ہمارے ساتھ شامل ہیں۔

ایک روز

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ ان کا ایک بیٹا جو بعد میں مسلمان ہوا تھا۔ کہنے لگا ابا جان احد کے موقعہ پر میں ایک پتھر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ کہ آپ وہاں سے گزرے اس وقت اگر میں چاہتا تو آپ کو مار سکتا تھا۔ مگر میں نے خیال کیا کہ اپنے باپ کو کیا مارنا ہے حضرت ابوبکر رض نے یہ بات سنی تو فرمایا خدا نے تجھے ایمان نصیب کرنا تھا۔ اس لئے تو بچ گیا۔ ورنہ خدا کی قسم اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو تجھے ضرور مار ڈالتا۔ کیونکہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رض کے مقابلہ میں نکلا تھا۔ اور یہ چیز ایسی تھی جو ناقابل برداشت تھی۔ پس اگر میں تجھے دیکھتا تو میں نے تجھے ضرور قتل کر دینا تھا۔ پھر دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے ہتک کی۔ اور اس کے بیٹے کو بھی یہ خبر جا پہنچی

تحریک جدید کے سال ۲۹ کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

گیارہ ہزار چار صد روپیہ کا وعدہ

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا روح پرور پیغام ارسال فرمانے سے پہلے تحریک جدید کے سال ۲۹ کے لئے اپنا وعدہ بقدر ۱۱ ہزار چار صد روپے بتفصیل ذیل دفتر ہذا میں ارسال فرمایا جو گزشتہ سال کے وعدہ کی نسبت ایک سو روپے کے اضافہ کے ساتھ ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(۱) منجانب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	3335-00 روپے
(۲) " حضرت مسیح موعود علیہ السلام	" 3335-00
(۳) " حضرت ام المومنین رض	" 320-00
(۴) " خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ	" 3392-00
(۵) " حضرت اُمّ ناصر رض	" 132-00
(۶) " حضرت امۃ الحی مرحومہ	" 86-00
(۷) " حضرت سارہ بیگم مرحومہ	" 86-00
(۸) " حضرت ام طاہر بیگم "	" 262-00
(۹) " دس نادار احمدی احباب	" 115-00
(۱۰) " صداقت کے لئے تڑپنے والی ارواح	" 126-00
(۱۱) " صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ مرحومہ	211-00
میزان	11,400-00 روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

کہ میرے باپ نے ایسا فقرہ کہا ہے۔ جو سخت گناہ اور ناپاک ہے وہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اس فقرہ کے بعد میرے باپ کی ایک ہی سزا ہے کہ آپ اسے قتل کر دیں اور غالباً آپ یہی سزا اس کے لئے تجویز کریں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں ہم نہیں چاہتے کہ اسے کوئی سزا دیں تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد رسول اللہ اپنے ساتھیوں کو مارتا پھرتا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ کی یہی سزا ہے کہ اسے قتل کیا جائے اور میں اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ نے اس کے قتل کا کسی اور مسلمان کو حکم دیا تو ممکن ہے میرا نفس مجھے کسی وقت دھوکا دے اور میں اپنے اس مسلمان بھائی کو دیکھکر غصہ میں آجاؤں اور اُسے مار دوں اور اس طرح کافر ہو جاؤں۔ اسلئے یا رسول اللہ آپ مہربانی فرما کر مجھے ہی حکم دیں کہ میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کروں تا کہ کسی

مسلمان بھائی کا بغض

میرے دل میں پیدا نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ ہم اسے کوئی سزا نہیں دینا چاہتے اس پر وہ واپس چلا گیا مگر اس نے اپنے دل میں یہ

نیت کرلی

کہ میں نے اپنے باپ کو مدینہ میں داخل نہیں ہونے دینا جب تک کہ اپنے فقرہ کو واپس نہ لے لے۔ چنانچہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوگئے تو وہ جھٹ تلوار لیکر مدینہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور اپنے باپ سے کہنے لگا کہ اونٹ سے اترنا اس نے یہ الفاظ کہے تھے کہ مجھے مدینہ پہنچ لینے دو پھر وہاں کا سب سے زیادہ معزز شخص یعنی وہ کمبخت خود مدینہ کے سب سے زیادہ ذلیل آدمی یعنی نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے نکال دے گا۔ اس نے تلوار نکال لی اور اپنے باپ سے کہنے لگا۔ تم نے یہ فقرہ کہا تھا اب اونٹ سے اترو اور جس زبان سے تم نے یہ الفاظ کہے تھے اسی زبان سے یہ کہو کہ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اگر تو نے یہ الفاظ نہ کہے تو خدا کی قسم میں اسی تلوار سے تیری گردن اڑا دونگا باپ نے اس کی شکل پہچان کر سمجھ لیا کہ یہ بغیر اس اقرار کے مجھے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ وہ اونٹ سے اترا اور اس نے کہا

میں اقرار کرتا ہوں

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں جب اس نے یہ الفاظ کہے تب اس کے بیٹے نے رستہ چھوڑا اور کہا اب جاؤ جب خدا کے رسول نے تمہیں

معاف کر دیا

ہے تو میں بھی تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا عشق تھا کہ جب تک اس نے پہلے فقرہ کے بالکل الٹ فقرہ نہ کہلوایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سب سے زیادہ معزز

ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں اس وقت تک اس نے اسے مدینہ میں داخل نہ ہونے دیا۔

تو جب بھی خدا تعالے کی طرف سے کوئی شخص آتا ہے اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی جاتی ہے اور اس کی جماعت کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ جب یہ محبت ختم ہو سمجھ لو کہ تمہارا ایمان بھی ختم ہو گیا ہے اور اگر کوئی شخص اپنے دل میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ اگر کسی احمدی پر ظلم ہو تو میں اپنی جان دے کر بھی اسکو بچانے کی کوشش کروں گا تو اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا ایمان کمزور ہے مگر ملازمت میں ترقی کا سوال آتا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ افسر تمہاری طرف ہے لیکن اگر تمہیں حق ملے تو تمہارے دوسرے بھائی کی حق تلفی ہوتی ہے تو جب تک تم پورا زور نہ لگاؤ کہ اسے اس کا حق مل جائے اس وقت تک تم سچے مومن نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ ایمان کامل کی علامت ہی یہی ہے کہ دل ایک دوسرے کی محبت سے پُر ہوں اور یہی بات اللہ تعالے نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے۔ کہ ہم نے تمہارے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے اور تم میں باہم محبت اور اخوت پیدا کر دی ہے اور یہ ایسی چیز ہے کہ اگر تم ساری دنیا کے اموال خرچ کر کے بھی اسے حاصل کرنا چاہتے تو نہ کر سکتے۔

حقیقت یہ ہے

کہ جب کسی قوم میں یہ خوبی پیدا ہو جاتے کہ اس کے افراد ایک دوسرے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہوں اور انہیں اپنے مفاد سے اپنے بھائیوں کا مفاد زیادہ عزیز ہو تو اس کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا وہ تھوڑے ہوتے ہوئے بھی دوسروں پر غالب آجاتے ہیں اور کمزور ہوتے ہوئے بھی بڑے بڑے طاقتوروں کو بھگا دیتے ہیں.....

تو جب ایمان پیدا ہوتا ہے

تو ساتھ ہی دلیری بھی پیدا ہو جاتی ہے مگر ایمان کو ہمیشہ جائز طور پر استعمال کرنا چاہیئے ناجائز طور پر نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو مارنا چاہا تو اس نے کہا تو بے شک مارے میں تجھے مارنے کے لئے اپنے ہاتھ نہیں بڑھاؤنگا لوگوں نے اس آیت سے یہ غلط استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مارنا چاہے تو انسان اسے نہ مارے۔ حالانکہ اصل معنے اسکے یہ ہیں کہ میں اسطرح ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کہ اس کے نتیجہ میں تو مر جائے یعنی میری اصل کوشش یہی ہوگی کہ تیرا حملہ دور ہو جائے گویا مومن ایسے حالات میں بھی جبکہ اسکی جان خطرے میں ہو صرف اتنا ہی چاہتا ہے کہ شر دور کر دے یہ نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کوئی ناجائز تکلیف پہنچے۔ پس اپنے اندر ایمان پیدا کرو۔

اپنے بھائیوں کی سچی محبت پیدا کرو

اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ مومن وہی ہے جو دوسروں کے لئے اپنی جان دینے کے لئے بھی تیار ہو اور آپ نیچے ہو کر بھی اپنے بھائی کو اونچا کرنے کی کوشش کرتا ہو جیسے قرآن کریم میں فاستبقوا الخیرات کے الفاظ میں مومن کا یہ خاصہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو ان سے پیچھے ہوں ان کو کھینچ کر آگے لاتے ہیں۔ پس ہمیشہ اپنے بھائیوں سے بلکہ اگر مومن ہو تو غیروں سے بھی

نیکی اور حسن سلوک

کرو اور ان کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دو اور انہیں اونچا کرنے اور ترقی کے میدان میں آگے جانے کی کوشش کرو کیونکہ جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے +

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے نام

رسالہ خالد کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے

ہر خادم کو چاہیئے کہ وہ اپنا رسالہ خود منگوائے اور پڑھے

ماہنامہ خالد خدام الاحمدیہ کی آواز ہے جو ہر خادم کے پاس پہنچنی ضروری ہے۔ رسالہ کو جاری ہوئے دس سال گذر چکے ہیں لیکن ابھی تک اس کی اشاعت کو تسلی بخش نہیں کہا جا سکتا۔ خدام کی بہت قلیل تعداد نے اسے اپنا رسالہ سمجھ کر خریدا ہے۔ یہ امر ہمارے لئے خوشکن نہیں۔ ہم زندہ قوم کے افراد ہیں بلکہ اس کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ہمیں تو اپنے کاموں میں بہت مستعد ہونا چاہیئے کیونکہ ساری جماعت کی تربیت کا کام ہمارے سپرد ہے۔

پس میں اپنے خدام بھائیوں کو اس اہم ضرورت کی طرف متوجہ کرتا ہوں، پانچ روپے سالانہ قیمت کوئی بڑی بات نہیں مگر نوجوانوں کی تربیت کے لحاظ سے اس کا جو بڑا فائدہ ہو رہا ہے اس کی قیمت مقرر نہیں کی جا سکتی۔ ہر خادم کو یہ رسالہ خود منگوانا چاہیئے۔ مرکز کے پروگرام سے خود واقف ہونا چاہیئے۔ اپنے بھائیوں اور بیٹوں کو واقف کرنا چاہیئے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ مجالس کے قائدین اپنے ہاں جائزہ لیں گے کہ کون کون رسالہ منگوانے کی استطاعت رکھتا ہے اور پھر اسے پورے زور کے ساتھ تحریک کر کے رسالہ کا خریدار بنائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مدد فرمائے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محمد رفیق صاحب کلکتہ والے جو صحابی بھی تھے اور بہت نیک۔ پرہیزگار و دیندار بزرگ تھے ۱۱ ؍ ۱۲ ؍ اکتوبر کی درمیانی شب کو ۸ بجکر پچاس منٹ پر کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ابا جان مرحوم نیکی و تقویٰ، محبت و شفقت اور شرافت کا مجسمہ تھے مروت اور عفو و احسان میں بے مثال تھے۔ انہوں نے اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی ہمیشہ نیکی کی۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے تھے۔ سب بھائی اور بہنوں سے التجا ہے کہ ابا جان کی ترقی درجات و بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ ایصال ثواب کے لئے ۲۰ روپے درویشان قادیان کے لئے بھیجے ہیں +

(لئیقہ بیگم بنت محمد رفیق صاحب مرحوم)

معاصرین کیا کہتے ہیں :-

۔ فرقہ بندی کا خوفناک فتنہ ۔ ہندوستانی کی زبان سے ۔ بریلویوں کا کردار

فرقہ بندی کا خوفناک فتنہ

ہم نے چند روز پیشتر ایک اداریہ کے ذریعہ حکومت کی توجہ دلائی تھی کہ کچھ عرصہ سے بعض انتشار پسند مولویوں نے فرقہ بندی کی جو آگ مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں بھڑکا رکھی ہے اس کے شعلے کراچی تک بھی پہنچ گئے ہیں اور بدقسمتی سے مساجد کے اندر نماز جمعہ کے خطبوں اور سیرت النبی کے جلسوں وغیرہ میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ دوران تقریر ایسے فرسودہ اختلافی مسائل کی بحث چھیڑ کر جن کا اصول دین سے کوئی تعلق نہیں مسلمانوں میں "بریلویت" اور "دیوبندیت" کے گمراہ کن اصول پر نخواہ کشیدگی بڑھائی جا رہی ہے ہمیں افسوس ہے کہ حکام کراچی نے اس فتنے کا دروازہ بند کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھانے کی تکلیف گوارا نہیں کی اور "واعظان شیریں مقال" کی تلخ نوائیوں سے دلوں میں تلخی بڑھتی رہی۔ کراچی میں اس بیدار ہونے والے فتنے کی تازہ انگڑائی یہ ہے کہ سہ شنبہ کو مولوی محمد شفیع اوکاڑوی صاحب پر جو ایک خاص مکتبۂ خیال کے واعظ ہیں دوران واعظ حملہ ہوا اور موصوف ہسپتال پہنچائے گئے چونکہ تفصیلات ہمارے سامنے نہیں اور معاملے کی تحقیقات پولیس کر رہی ہے اس لئے وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن بظاہر اس افسوسناک واقعہ کا تعلق اسی فرقہ بندی سے معلوم ہوتا ہے جو دیوبندیت اور بریلویت کے نام پر ان دنوں کراچی میں بڑھتی جا رہی ہے ہم اس واقعہ پر تہہ دل سے متاسف ہیں اللہ تعالیٰ مولانا کو صحت عطا فرمائے ہم حکومت کے ذمہ دار ارکان سے پر زور الفاظ میں مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی توجہ ایک جہتی کی کونسل قائم کرنے سے پہلے فرقہ بندی کے ان زہریلے جراثیم کی طرف توجہ دیں جو خاص کر کم تعلیم یافتہ مسلمانوں کے دماغوں کو اس بری طرح مسموم کر رہے ہیں کہ اس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ ملک میں کشت و خون ہو اور قومی اتحاد کا بچا کھچا شیرازہ بھی ناقابل اصلاح حد تک منتشر ہو جائے یہ تو گوارہ کیا جا سکتا ہے کہ ہر شخص اپنے بزرگوں کی تعریف کرے لیکن اولیائے کرام علمائے عظام اور مرحوم اکابر امت کی ذات پر حملے نہایت ہی افسوس ناک ہیں حکومت کے لئے تدبر و فراست کا تقاضا یہی ہو سکتا ہے کہ اسی نوعیت کی پراگندہ خیالیوں اشتعال انگیزیوں اور اکابر ملت پر ذاتی حملوں کو قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دے ہم دشمنوں کے نرغے میں گھرے ہوئے ہیں پاکستان کو دنیا کے پردے پر نمودار کرنے کے لئے لاکھوں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا ہے اور ایک کروڑ سے زیادہ مسلمان خانماں برباد ہوئے ہیں پاکستان ہم نے اسلام کے مقدس نام پر حاصل کیا ہے اور ہمارا عہد تھا کہ ہم اپنے نئے وطن کو قابل مثال اسلامی ملک بنائیں گے لیکن بدقسمتی سے یہاں شراب نوشی پر بندش نہیں زناکاری جائز ہے عریانی و فحاشی بڑھتی جا رہی ہے بلیک مارکیٹ اور ذخیرہ اندوزیوں کا بازار گرم ہے دفتروں میں رشوت عام ہے کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ ہوتی ہے دکاندار کم تولتے ہیں کم ناپتے ہیں بوڑھے والدین کو حقیر و ذلیل سمجھا جاتا ہے

مخرب اخلاق فلموں کی تباہ کاریاں نگاہوں کے سامنے ہیں نماز و روزہ سے لوگ جان چراتے ہیں گناہوں کے ارتکاب کی جسارت بڑھتی جا رہی ہے دلوں سے آخرت کا خوف زائل ہوتا جا رہا ہے غرضیکہ سینکڑوں مسائل ہیں جن پر بجائے علماء اور واعظ تقریریں کر کے معاشرے کی اصلاح کر سکتے ایسی بیکار مسائل سے کچھ حاصل نہیں عام مسلمانوں کو بھی لازم ہے کہ اختلافی مباحث سے دور رہیں اور جو مولوی صاحبان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اولیائے کرام اور اکابرین کی شان میں گستاخیاں کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کریں ان کی حوصلہ افزائی نہ کریں آخر میں ہم پھر ایک بار حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہوشمندی سے فتنہ فساد کے سرچشموں کا پتہ لگائے اور صرف یہی نہیں بلکہ سختی کے ساتھ ان کا سدباب بھی کرے۔

(انجام کراچی ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

ہندوستانی کی زبان سے

چوہدری ظفر اللہ خاں جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سترھویں اجلاس کے صدر منتخب ہوئے ہیں اس عالمی ادارہ کے مسائل سے خوب واقف ہیں اور مدتوں اس میں پاکستان کے نمائندے رہ چکے ہیں اور توقع ہے کہ فرائض صدارت کو کامیابی سے ادا کریں گے افسوس ہے کہ انتخاب میں ان کا مقابلہ ایشیا ہی کے ایک ملک سیلون نے کیا ایشیا کو تو ہمیشہ اس کی شکایت رہی کہ اقوام متحدہ میں ایشیا اور افریقہ کی قوموں کو کافی نمائندگی نہیں ملی اس شکایت کا ازالہ تو بڑی حد تک جب ہی ہو سکتا ہے جب ایشیائی افریقی قومیں متحد رہیں سیلون پاکستان سے اختلاف کا اصل ملزم ہندوستان ہے اس کو نہیں چاہیئے تھا کہ سیلون کو پاکستان سے انتخاب لڑنے کا مشورہ دیتا

ہندوستان کو کھلم کھلا ملزم قرار دینے والا اور پاکستانی نمائندہ کا ذکر اس داد و تحسین کے لہجہ میں کرنے والا ظاہر ہے کہ اگر کوئی کٹر فرقہ پرست مسلمان نہیں تو اور کون ہوگا! — جی قیاس سو فیصدی غلط! — یہ محض ہے ہندوستان کے قدیم اور مشہور انگریزی روزنامہ لیڈر (الہ آباد۔ مورخہ ۲۳ ستمبر) کے ایک سب لیڈر کا! ورنہ ہندوستان کے کسی مسلمان اخبار نویس کے سر پر کیا قضا کھیل رہی تھی جو وہ یہ لکھنے کی جرأت کرتا۔

(صدق جدید لکھنؤ ۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

بریلویوں کا کردار

بدعتی اور بریلوی طبقہ کے بعض ارکان موحدین و متبعین سنت کے خلاف جو زہر اگل رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں تحریروں اور تقریروں میں انہوں نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے دیوبندی اور اہل حدیث علماء و اکابر کو انہوں نے جس انداز سے اپنا ہدف تنقید ٹھہرایا ہے اس سے ہر صحیح الخیال مسلمان انتہائی اذیت محسوس کرتا ہے۔

مولانا اسماعیل شہید دہلوی۔ سید احمد شہید بریلوی۔ مولانا سید نذیر حسین دہلوی۔ مولانا رشید احمد گنگوہی مولانا محمد قاسم نانوتوی مولانا اشرف علی تھانوی۔ مولانا حسین احمد مدنی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر اکابر امت (رحمہم اللہ) خصوصیت کے ساتھ ان کا نشانہ تنقیص ہیں۔

...... آئیے

ذرا واقعات کی روشنی اور بریلویوں کے فتووں اور تحریروں کو کے آئینہ میں اس کا تجزیہ کریں تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے اس ضمن میں بریلویوں کی بہت سی کتابیں اور فتوے ہمارے پیش نگاہ ہیں مگر اس موقع پر نمونتہ از خروارے کے طور پر ہم صرف ایک کتاب کا حوالہ دیں گے، اور اس سے کچھ اقتباسات آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اس کتاب کا نام "قہر القادر علی الکفار اللیاڈر" ہے (لیڈروں کی سیاہ کاریاں) اور "مشرق کا غلط مذہب" بھی اس کو کہتے ہیں یہ کتاب "فاضل نوجوان مولانا مولوی ابوالطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی قاسمی دانا پوری۔ زینہ اللہ بالجمال المعنوی والکمال الصوری، فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور (پنجاب) کی تصنیف ہے۔"...

کتاب مذکور کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے اقتباس اگرچہ طویل ہے مگر قابل مطالعہ ہے "دین فروش و دنیا خر مولوی نما لیڈروں میں اسماعیل دہلوی۔ نذیر حسین دہلوی۔ سر سید احمد خاں کوئی علیگڈھی۔ قاسم نانوتوی۔ رشید احمد گنگوہی آں جہانیاں اور ایں جہانیاں میں اشرف علی تھانوی۔ حسین احمد اجودھیا باشی عطاء اللہ بخاری۔ ابوالکلام آزاد۔ محمد علی جینا [illegible]

وصیت

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۸۷۷:- میں اعجاز الحق خاں ولد ڈاکٹر محمد طفیل خاں صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ پرائیویٹ پریکٹس عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن باغ ڈاکخانہ باغ ضلع پونچھ صوبہ آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ زرعی اراضی واقعہ ہاڑہ تحصیل باغ آزاد کشمیر ہے جس کی سالانہ آمد -/۸۰ روپے ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گذارہ ڈاکٹری پریکٹس وغیرہ پر ہے جس کے ذریعہ اندازاً -/۵۰ روپیہ آمد ہو جایا کرتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا العبد اعجاز الحق خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باغ معرفت ڈاکخانہ باغ آزاد کشمیر۔ گواہ شد ڈاکٹر امام الدین شفاخانہ حیوانات تحصیل باغ۔ گواہ شد محمد دین سیکرٹری مال تحصیل باغ آزاد کشمیر (بقلم خود)

قابل رشک صحت اور طاقت

قرصِ نور

طب یونانی کی مایۂ ناز ادویات کا لاثانی مرکب

کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ جملہ شکایات ضعف دل و دماغ دل کی دھڑکن پیشاب کی کثرت کمزوری مثانہ چہرہ کی زردی اور عام جسمانی کمزوری کا بفضل تعالیٰ یقینی زود اثر اور مستقل علاج قیمت فی شیشی چار روپیہ

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

مشترکہ اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ـــــــ کہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کی تمام خاص ادویات سازوسامان اور دیگر طبی سہولتیں

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

سے بھی مہیا ہو سکتی ہیں ہر دو ادارں کا معیار یکساں ہے،

ـــــ کیونکہ دونوں ادارے ـــــ

ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہومیو

کی نگرانی میں کام کرتے ہیں احباب اپنی سہولت اور قرب کے لحاظ جہاں سے چاہیں فائدہ اٹھائیں "بے بی ٹانک" "کیور ریٹو" اور حیوانات کی ادویات، "یوماسکیٹو آئل" اور دیگر خاص ادویات کے لئے ہر شہر اور قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے فہرست ادویہ اور شرائط کاروبار کے لئے لکھیئے۔

ربوہ میں بشیر جنرل سٹور و صوفی کریم بخش جنرل ایجنٹ کریانہ سٹور گول بازار ربوہ اور لاہور میں شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز انارکلی نیز رمضان میڈیکل سٹور کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور سے بھی ہماری ادویات دستیاب ہو سکتی ہیں۔

خاکساران:- سید عبدالرحمن مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
منظور حسین نظر دی مینیجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی کرشن نگر لاہور

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

GERMNOX

جراثیم کش بدبو کو دور کرنے والا بہترین فینائل بازار کی ایک گیلن عام فینائل سے "جرم ناکس" کی ایک پونڈ کی بوتل زیادہ طاقت رکھتی ہے ہر قسم کی بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ بہترین فینائل گھر کی صفائی کے لئے باقاعدہ استعمال کیجئے

اپنے شہر کے دوکاندار سے چھ اونس اور پونڈ کی بوتل میں حاصل کیجئے

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ـــــ راولپنڈی ڈویژن

یکم اپریل ۱۹۶۳ء سے جاری ہونیوالا

موسم گرما کے ٹائم ٹیبل

موسم گرما کے لئے ریلوے ٹائم ٹیبل جس پر یکم اپریل ۱۹۶۳ء عملدرآمد ہوگا تیار کیا جا رہا ہے عوام سے گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی اور نئی گاڑیاں چلانے کے سلسلے میں تجاویز مطلوب ہیں تمام تجاویز ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے نام ۹ نومبر تک پہنچ جانی چاہئیں یہ تجاویز صرف راولپنڈی ڈویژن (لالہ موسےٰ ہنڈیوالی اور کندیاں سے شمال کی جانب سٹیشن) میں چلنے والی گاڑیوں سے متعلق ہونی چاہئیں!

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ - پی ڈبلیو آر - راولپنڈی

نورِ کاجل

آنکھوں کو خوبصورت اور چمکدار بناتا ہے آنکھوں کی متعدد بیماریوں کا بہترین علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں کی آنکھوں کیلئے مفید ترین سرمہ ہے قیمت سوا روپیہ۔ دس آنہ

نور آملہ

سر درد یا دل کیلئے مقوی سفوف جس سے سرد ہونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں سکری بالکل دور ہو جاتی ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

اکسیر معدہ

پیٹ درد اور بدہضمی دور کرتا ہے بھوک لگاتا اور ہضم کی اصلاح کرتا ہے فی شیشی:- دس آنے

نور ابٹنہ

حسن کو نکھارا اور دلہن کا سنگھار چہرے کے کیل چھائیوں اور بدنما داغوں مہاسوں اور جھائیں بالوں کو دور کرنے کیلئے مفید ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

شفا پائیوریا

مسوڑھوں کے درد ورم اور پیپ کو دور کرتا دانتوں کو مضبوط اور صاف کرتا ہے۔ فی شیشی:- بارہ آنے

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار۔ ربوہ

خوشنما رنگین بلاک کی طباعت

سیپارہ اول مترجم عکسی

پہلا سیپارہ مترجم خوبصورت رنگین بلاک کے ذریعہ طبع کرایا گیا ہے

ہدیہ صرف چھ آنے

ایک روپیہ میں تین عدد

قرآن کریم معرّیٰ

بڑا سائز مجلد

ہدیہ صرف چھ روپے

نماز مترجم عکسی

نہایت خوشنما رنگین سرورق کے ساتھ ۴۸ صفحات بلاک کی طباعت کاغذ سفید

ہدیہ صرف چار آنے

قاعدہ یسرنا القرآن مکمل

رنگین عکسی ٹائٹل کے ساتھ سفید کاغذ

ہدیہ صرف دس آنے

مکتبہ یسرنا القرآن۔ ربوہ ضلع جھنگ

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ بشریٰ پروین کا نکاح ہمراہ عزیز محمد طفیل قمر ولد چوہدری دین محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ و نمبردار چوبٹر منڈی ضلع سیالکوٹ۔ محترم مولوی قمرالدین صاحب نے مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز چہارشنبہ بعد از نماز ظہر بمقام مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا

بزرگان سلسلہ صحابہ کرام و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث مسرت بنا کر دینی و دنیوی رنگ میں ہر لحاظ مبارک ہو۔ آمین

(خاکسار محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

خط لکھتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس اکیس روپے

روس نے کیوبا میں اپنے میزائل اڈے توڑنے کا اعلان کر دیا

راکٹ اور متعلقہ سامان روس واپس لانے کا حکم۔ اقوام متحدہ کا ادارہ نگرانی کرے گا۔

ماسکو ۲۹ اکتوبر۔ روسی وزیر اعظم نکیتا خروشیف نے حکم دیا ہے کہ کیوبا میں میزائل پھینکنے کے اڈے توڑ دئے جائیں اور سامان واپس روس لایا جائے۔ صدر کینیڈی نے یقین دلایا ہے کہ امریکہ یا کوئی اور لاطینی امریکی ملک کیوبا پر چڑھائی نہیں کرے گا۔ دونوں لیڈروں کے بیانات سے دنیا بھر میں مسرت اور اطمینان کی لہر دوڑ گئی ہے اور ایٹمی جنگ کے منحوس بادل جو چند دنوں سے منڈلا رہے تھے۔ چھٹ گئے ہیں۔ وزیر اعظم خروشیف نے صدر کینیڈی کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ کمیونسٹ اور مغربی ملکوں کے درمیان تعلقات اور ترک اسلحہ کے مسائل بھی حل کئے جائیں روسی وزیر اعظم نے امریکی صدر کو بتایا ہے کہ جن ہتھیاروں کو وہ "قابل اعتراض" خیال کرتے تھے وہ درحقیقت نہایت خطرناک ہیں روسی لیڈر نے توقع ظاہر کی ہے کہ دنیا میں جنگ نہیں ہوگی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک امریکی طیارے نے کل آبنائے بیرنگ کے قریب روسی علاقہ پر پرواز کی۔

انہوں نے کہا موجودہ حالات میں ہر پرواز خطرناک ہے روسی وزیر اعظم نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ کیوبا میں میزائل اڈے توڑنے کا کام اقوام متحدہ کی نگرانی میں کیا جائے — روسی وزیر اعظم نکیتا خروشیف نے صدر امریکہ مسٹر کینیڈی کے ۲۷ اکتوبر کے خط کے جواب میں لکھا کہ مسٹر کینیڈی نے دنیا میں قیام امن کی ذمہ داری کے بارے میں جن خیالات و احساسات کا اظہار کیا ہے مجھے اس سے بڑی خوشی ہے۔ خروشیف نے پیش کش کی کہ اگر کیوبا پر حملہ کا خطرہ ختم ہو جائے تو روس کیوبا سے اپنا اسلحہ اور ان ہتھیاروں کو استعمال کرنے کے لئے جو افراد بھیجے ہیں انہیں واپس بلا لے گا۔ روسی وزیر اعظم نے اپنے خط میں کیوبا کے مخالفین وطن کے بحری جہازوں کا ذکر کیا اور کہا کہ ان لوگوں کے قبضہ میں نہ کوئی علاقہ تھا اور نہ ہی فوجی سامان لہٰذا یہ لازمی بات ہے کہ کہیں سے انہیں امداد ملتی ہے خروشیف نے کہا کہ کیوبا اپنا مستقبل خود تعمیر کرنا چاہتا ہے روسی وزیر اعظم نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ موجودہ بین الاقوامی کشیدگی کو دور کرنے کے لئے تمام عوامل موجود ہیں اور اگر ہم خیر سگالی کے جذبات رکھنے والے افراد کی مدد سے موجودہ کشیدگی ختم کر سکتے ہیں تو ہمیں ان اختلافات کو دور کرنے کے ذرائع بھی تلاش کرنے چاہئیں جو دنیا کو ایٹمی جنگ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ خروشیف نے کہا کیوبا کے مسئلہ کے علاوہ دوسرے مسائل کا حل بھی ہیں وارسا پیکٹ کے ممالک اور سیٹو ممالک کے درمیان تعلقات اور ترک اسلحہ بھی شامل ہیں۔ تصفیہ کیا جائے روسی وزیر اعظم نے اپنے جواب میں روس کے علاقہ پر جاسوس طیاروں کی پرواز کا ذکر بھی کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک امریکی طیارے نے کل آبنائے بیرنگ کے قریب روسی علاقہ پر پرواز کی تھی۔ آپ نے کہا موجودہ حالات کے پیش نظر یہ واقعہ بہت خطرناک تھا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ امریکی طیارے کیوبا پر پرواز نہیں کریں گے۔ اس قسم کی پرواز نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے

کتاب ربوہ سے متعلق سلسلہ کی دو مقتدر ہستیوں کی رائے

۱۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی کتاب "ربوہ" کے متعلق اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۲۳/۱۰/۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کی طرف سے ایک نسخہ کتاب "ربوہ" موصول ہوا۔ میں پوری طرح تو نہیں دیکھ سکا مگر بعض حصے کہیں کہیں سے دیکھے ہیں یہ کتاب مفید اور دلچسپ معلومات پر مشتمل ہے۔ ایسی کتاب کی قدر آئندہ زمانوں میں بڑھتی چلی جائے گی۔ جب کہ جماعت کی تاریخ کے مدون کرنے کا وقت آئے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے"

۲۔ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ ایم اے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ فرماتی ہیں:۔

"قادیان سے جماعت کے بیشتر حصہ کا ہجرت کرنا خدا تعالیٰ کے منشاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق تھا۔ جہاں لاکھوں مہاجرین عرصہ تک بے گھر اور بے در رہے وہاں احمدیوں کا بہت جلد ایک جگہ پر جمع ہو جانا سلسلہ کی صداقت اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی اولوالعزمی کا زبردست ثبوت ہے ان تمام حالات پر مشتمل "ربوہ" کتاب مکرمی ملک خادم حسین صاحب نے لکھی ہے جو احمدیہ لٹریچر میں ایک بیش قیمت اضافہ ہے یہ کتاب جہاں احمدیوں کے لئے ایک گائیڈ کا کام دے گی۔ وہاں ان غیر احمدیوں کے لئے جو تلاش حق کے لئے مرکز سلسلہ میں آتے ہیں بہت مفید ثابت ہوگی اور ان شاء اللہ تعالیٰ تاریخ سلسلہ کے آئندہ مؤرخین کے لئے یہ کتاب ایک قیمتی ماخذ کا کام دے گی احباب سے درخواست ہے کہ اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لیں"

کتاب کا حجم ۲۶۴ صفحے جس میں ایک سو چھیالیس تصاویر ہیں
قیمت کاغذ درجہ اول ساڑھے چار روپے مجلد۔ کاغذ درجہ دوم ساڑھے تین روپے مجلد
وی۔پی کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

کیپٹن ملک خادم حسین فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ

دانتوں کا ہسپتال

یہاں پر بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں اور سونے چاندی کی کھوڑیں بھری جاتی ہیں۔ عمدہ جدید طریقے سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کی جاتی ہے۔
بینظیر منجن جو کہ دانتوں کا محافظ ہے ۸ ر میں ملتا ہے۔

شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ
محلہ منڈی ربوہ

اعلان

ایک چکی آٹا۔ چاول چھڑنے والی مشین۔ مع موٹر بجلی مکمل سیٹ قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ سے معلومات حاصل فرمالیں۔

مرزا رفیق احمد۔ ایم این سنڈیکیٹ ربوہ

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵ — ۰۰	۷ — ۴۵	۶ — ۱۵	۹ — ۰۰ بجے صبح کے لئے
۲	۷ — ۳۰	۱۱ — ۳۰ دریا خان	۱۱ — ۰۰	۲ — ۰۰ جوہر آباد
۳	۱۰ — ۳۰	۲ — ۴۵	۴ — ۰۰	۷ — ۰۰ بجے کیلئے
۴	۱۲ — ۱۵	۵ — ۴۵		
۵	۳ — ۱۵	۷ — ۴۵		
۶	۶ — ۱۵	۱۰ — ۳۰		

بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں۔
(اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

تلاش گمشدہ

عزیزم محمد اکمل ولد چوہدری محمد اشرف اور سعید اللہ ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب سکنہ موضع گوکھووال چک ۱۲۱ جھنگ۔ بذریعہ لائلپور عمر تقریباً ۱۲/۱۵ سال مورخہ ۲۲/۱۰ کو سکول گئے تھے مگر ابھی تک واپس نہیں آئے ان کے والدین سخت پریشان ہیں۔ لہٰذا اگر وہ خود پڑھیں یا کسی صاحب کو علم ہو تو ان کی اطلاع دیں۔ لہٰذا ان کو تسلی دیں کہ سیدھے گھر آجاؤ انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ مندرجہ پتہ پر اطلاع دیں۔

پتہ
معرفت خلیل احمد اختر الفا میڈیکل سٹور کچہری بازار لائلپور

صداقت احمدیت

کے متعلق

تمام جہان کو چیلنج

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

الفضل خدا تعالیٰ اب ایکسپریس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ کے ۱۲ ٹائم ربوہ گذرتے ہیں لاہور۔ میانوالی، لاہور، سرگودھا، گوجرانوالہ، سرگودھا کیلئے

کمیونسٹ چین کیساتھ جنگ میں اڑھائی ہزار بھارتی فوجی ہلاک

لداخ میں دو اور بھارتی چوکیوں پر چینی فوجوں کا قبضہ

نئی دہلی ۳۰ ؍ اکتوبر۔ بھارتی وزیر دفاع کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نیفا اور لداخ کے علاقوں میں بھارتی اور چینی فوجوں میں گذشتہ دس دن کی جنگ میں دو ہزار سے اڑھائی ہزار تک بھارتی فوجی ہلاک یا لاپتہ ہوئے ہیں۔ زخمیوں کی تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ بھارت نے دعوےٰ کیا ہے کہ چینی فوجوں کا جانی نقصان بھارت کی نسبت کہیں زیادہ ہوا ہے۔ بھارتی حکومت کے ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے لداخ کے علاقہ میں دو اور بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے اس علاقے میں چینی فوجوں کو زبردست کمک پہنچ گئی ہے۔ نیفا کے علاقہ میں بھارتی فوجوں نے زبردست گولہ باری کے بعد ایک چوکی واپس لے لی ہے۔ برطانوی اسلحہ کی پہلی کھیپ کل نئی دہلی پہنچ گئی۔ مزید اسلحہ چند روز تک پہنچ جائے گا۔ امریکی اسلحہ بھی ہفتہ رواں کے آخر تک بھارت پہنچ جائے گا۔ صدر کینیڈی نے چین کے خلاف بھارت کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے۔ آسٹریلیا اور ملایا نے بھی بھارت کو امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ پنڈت نہرو نے اعلان کیا ہے کہ بھارت ابھی چین سے سفارتی تعلقات نہیں توڑے گا۔

آسام کے قصبہ تیز پور سے موصولہ خبروں کے مطابق چینی فوجی دستے کل نیفا کے علاقہ میں ایک چوکی خالی کر گئے۔ چند روز ہوئے انہوں نے اس چوکی پر قبضہ کیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ بھارتی دستوں نے چینی دستوں پر بھاری گولہ باری کی۔ بھارتی فوجوں نے اس چوکی پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ یہ چوکی نیفا کے انتظامی مرکز تاوانگ کے قریب واقع ہے۔ تاوانگ کے علاقہ میں بھاری برفباری کی خبر ملی ہے۔ خیال ہے کہ اس سے اگر چینیوں کی طویل سپلائی لائن کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا تو کم از کم اس میں خلل ضرور پڑا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم پنڈت نہرو اور وزیر دفاع کرشنا مینن نے کل کانگرس پارلیمانی پارٹی کی انتظامیہ کے ایک خفیہ اجلاس سے خطاب کیا۔ ایک ترجمان نے بعد ازاں بتایا کہ ان لیڈروں نے انتظامیہ کو مطلع کیا تھا کہ بھارت کی سپلائی لائن اب بہتر ہو گئی ہے۔ غیر ممالک سے کچھ اسلحہ بھارت پہنچ چکا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم نے اجلاس کو بتایا کہ میں نے فی الحال چین سے سفارتی تعلقات توڑ لینے کے بارے میں غور نہیں کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مینن نے اجلاس کو بتایا کہ اچانک حملہ کی صورت میں جارحیت کرنے والے کو شروع میں ہمیشہ فائدہ رہتا ہے لیکن چینیوں کو اب کسی قسم کی فوقیت حاصل نہیں رہی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا کہ بھارت کی ذہنیت ہمیشہ دفاعی نہیں ہونی چاہیئے۔ بھارت کو سمندر پار ممالک سے بہترین اسلحہ خریدنا چاہیئے تاکہ وہ فوری ضرورت کا مقابلہ کر سکے۔ آپ نے کہا بھارت کو نہ صرف باہر سے اسلحہ درآمد کرنا چاہیئے بلکہ ملک میں بھی جدید ترین اسلحہ تیار کیا جائے۔

خواجہ ناظم الدین کی پنشن بند کر دی جائیگی

راولپنڈی ۳۰ ؍ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کی صدارت قبول کر لینے کے بعد خواجہ ناظم الدین کی وہ پنشن بند کر دی جائے گی جو انہیں سابق گورنر جنرل کی حیثیت سے ملتی ہے۔ سرکاری حلقوں سے استفسار پر معلوم ہوا ہے کہ سابق سربراہ مملکت اس وقت تک پنشن کا مستحق رہتا ہے جب تک وہ ملکی سیاست میں عملی حصہ نہ لے۔ خواجہ ناظم الدین نے اب مسلم لیگ کی صدارت قبول کر لی ہے اس لئے وہ پنشن کے مستحق نہیں ہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مرحوم غلام محمد کی بھی پنشن منظور کی گئی تھی۔ اور اس وقت سابق صدر میجر جنرل اسکندر مرزا کو بھی پاکستان کے خزانہ سے اسی روایت کی پابندی کے سلسلے میں پنشن ملتی ہے۔

مشرقی پاکستان کی کابینہ نے حلف اٹھا لیا

ڈھاکہ ۳۰ ؍ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبد المنعم خاں نے کل سہ پہر گورنمنٹ ہاؤس میں ایک سادہ تقریب میں اپنی کابینہ کے ارکان سے حلف لیا۔ نئے گورنر نے مسٹر غلام فاروق کی مجلس وزراء کے تمام ارکان کو کابینہ میں رکھا ہے اور ان کے پاس وہی محکمے رہیں گے جو پہلے تھے۔

اس موقع پر وزیر مواصلات مسٹر عبد الصبور خان بھی موجود تھے یہ امر قابل ذکر ہے کہ سابق گورنر مسٹر غلام فاروق کا استعفا منظور ہونے سے تمام وزراء کے عہدوں کی میعاد ختم ہو گئی تھی۔ ان وزراء میں مسٹر اے۔ٹی۔ ایم۔ مصطفےٰ نوابزادہ حسن علی چوہدری۔ مسٹر مفیض الدین احمد نواب حسن عسکری۔ مسٹر بسواس۔ مسٹر بشر الدین احمد موجدار۔ مسٹر عبد السلام مسٹر حفیظ الرحمٰن اور قاضی عبد القادر شامل ہیں۔

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

نئے سکول اور کالج کھولنے کیلئے "خوش حال طبقہ" پر تعلیمی ٹیکس عائد کیا جائیگا!

مجوزہ ٹیکس سے متعلقہ مسودہ قانون اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہونے کی توقع

لاہور ۳۰ ؍ اکتوبر۔ وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم خاں نے کل یہاں انکشاف کیا ہے کہ مغربی پاکستان میں کھاتے پیتے طبقہ پر عنقریب ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے تعلیمی ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ آپ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ اس مقصد کے لئے ایک مسودہ قانون صوبائی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ صوبائی اسمبلی کا آئندہ اجلاس دسمبر میں ہو رہا ہے۔

بیگم محمودہ سلیم خاں نے بتایا کہ تعلیمی ٹیکس کی رقم سے صوبے میں نئے سکول اور کالج کھولے جائینگے اور تعلیم سے متعلقہ دوسری ترقیاتی سکیموں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ آپ نے کہا ترقی یافتہ ملکوں میں صاحب ثروت لوگ رضاکارانہ طور پر رفاہی امور کے لئے گرانقدر رقمیں دیتے ہیں۔ لیکن سوء اتفاق سے ہمارے ہاں یہ طبقہ ان ذمہ داریوں سے اغماض برت رہا ہے جو قوم کی طرف سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔

وزیر تعلیم نے کہا پاکستان ایک "نوخیز" ملک ہونے کی حیثیت سے اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ تعلیم پر خرچ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ملک کو ہر شعبہ حیات میں اجتماعی ترقی کی ضرورت ہے اس کے بغیر ہم دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کی صف میں نہیں کھڑے ہو سکتے بہر کیف تعلیم کی اہمیت کا پورا احساس ہے اور اس پر مناسب توجہ دی جا رہی ہے۔ لیکن حکومت کے محدود وسائل کئی تعلیمی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی راہ میں حائل ہیں لہٰذا یہ ضروری ہے کہ اہل ثروت ملک میں خواندگی اور تعلیم کا معیار بلند کرنے کی غرض سے حکومت کا ہاتھ بٹائیں وزیر تعلیم نے بتایا کہ ٹیکس کی رقم میں سے مستحق طلباء کو وظائف بھی دئے جائینگے

بیگم محمودہ سلیم خاں نے بتایا کہ موجودہ کالجوں میں بھی توسیع کی جائے گی۔ حکومت نے صوبے کی تمام یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کو خبر سکیمیں تیار کرنے کی ہدایت کی ہے جس کے بعد توسیعی کام شروع کیا جائے گا۔ آپ نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ دیہات میں لوگوں کو اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کئی بچے جو قوم کا قابل قدر سرمایہ ثابت ہو سکتے ہیں محض مناسب تعلیمی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو رہے ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کی چھوٹی لڑکی عزیزہ صادقہ محمود کا پچھلے دنوں گنگا رام ہسپتال میں گردے کا آپریشن ہوا تھا۔ آپریشن کامیاب ہو گیا تھا اور عزیزہ کا زخم مندمل ہونے پر ہسپتال سے گھر واپس آگئی تھی لیکن اب زخم کے دوبارہ ہرا ہو جانے کے باعث عزیزہ کو از سر نو ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے

احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

سید محمود عالم
سابق اڈیٹر صدر انجمن احمدیہ حال وارد لاہور

معاصرین کیا کہتے ہیں
(بقیہ صفحہ ۵)

عنایت اللہ مشرقی۔ عبد الشکور کاکوری، مبلغ وہابیہ امام الخوارج وغیرہم مشہور و معروف ہیں نیز حسن نظامی و شبیر احمد دیوبندی و کفایت اللہ شاہجہانپوری و احمد سعید دہلوی جب مشرکین نے دیکھا کہ ہماری کوششیں بیکار ثابت ہو رہی ہیں اور کھلم کھلا مقابلے کرنے اور مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھانے سے مسلمانوں میں دین و مذہب کی پختگی آتی جا رہی ہے، تو ان بخشیوں نے چند بندگان دنیا کو روپے اور زمین دے کر خرید لیا۔ ایسے ملاعنہ برائے نام گو دنیائی مردم شماری میں کہلاتے تو مسلمان ہی ہیں۔ مگر ان ناپاک دل و دماغ رکھنے والے لیڈروں نے وہ کام شروع کر دئے۔ جو ان جفاکار یہود و نصاریٰ و مشرکین کے جانے نہ بنتے۔ اب بھی پیٹ کے کتے لیڈر ایک طرف وہابیت کا فتنہ برپا کئے ہوئے ہیں۔ جس کا بانی و لیڈر اسمٰعیل دہلوی تھا۔ اور اب اس کی کفری گدی پر غیر مقلدین میں مسٹر ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث اور دیوبندیوں میں حکیم الامۃ الوہابیہ اشرف علی تھانوی لیڈر رہے۔ پھر انہیں دین فروشوں میں سے چند دنیا پرستوں نے ایک جماعت بنائی جس کا نام مظلم لیگ (بغلط مسمی) بہ مسلم لیگ ہے اس کا قائد و لیڈر محمد علی جناح ہے جس کا پہلا قائد درحقیقت ایک بندۂ زر لیڈر اپنی شکم پری اور تن پاسی کے لئے نیچریت والا مذہبیت کا دام تزویر بچھائے ہوئے تھا۔ اس کا نام سید احمد خاں کوبی علیگڈھی تھا۔ جیسا اس وقت اسی کا قائمقام ہے ٹ
(ہفت روزہ الاعتصام ۱۲ ؍ اکتوبر سنہ ۶۲)